یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد لِلّٰہِ

اہلحدیث امرتسر

جلد ۳ — نمبر

امرتسر - ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء - یوم جمعہ مبارک

مقاصد اخبار ہذا

۱- دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

۲- مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی [illegible] مذہبی خدمات کرنا۔

۳- [illegible] مذہبی۔ مولوی [illegible] کے تعلقات [illegible]

قیمت سالانہ اخبار

گورنمنٹ	عہ
والیان ریاست سے	ہے
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداروں سے	عکار
[illegible] کے لئے	[illegible]
ممالک غیر کے لئے	[illegible]

نمونہ بھیجی پرچہ - بیرنگ خطوط وغیرہ واپس [illegible] دائم ہو [illegible]

[illegible] صفت درج ہوگی بشرط پسند - اجرت اشتہارات [illegible]

[illegible] خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

تمام خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونا چاہئے

انجمن تائید الاسلام بنارس کا سالانہ جلسہ

انجمن ہٰذا کی عمر اسوقت تک کل ۱۲ ماہ کی ہے - اس غرض سے قائم ہوئی تھی کہ مسلمانوں کو مخالفوں سے مناظرہ کرنے کی مشق کرائی جائے جسکو ڈیبیٹنگ کلب کہتے ہیں جیسی کہ امرتسر میں ہے - اس انجمن نے بنارس میں اچھی خاصی ترقی کی - [illegible] [illegible] کی یہ ہے کہ مختلف خیالات کے مسلمان اسکے اندر بیٹھ سکتے ہیں [illegible] پورے طور پر ابھی [illegible] اتوں کا اتفاق اور اتحاد نہیں تاہم مقبول ہے

[illegible] اول الف با تا شخواتی -

[illegible] قرآن درس خواندن کے قواعد

موجودہ صورت بھی غنیمت ہے۔ اس انجمن کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر اور یکم جنوری کو تھا جس میں انجمن نے اپنی بساط سے بڑھکر دور دراز کے مشاہیر علماء کرام کو شریک جلسہ کیا تھا۔ علماء کرام کے علاوہ خاص قابل ذکر بابو عبدالعزیز صاحب (سابق جگدیا پرنیا) آریہ تھے جنہوں نے بڑے زور سے اپنے اسلام لانے کی وجوہات پر لکچر دئے۔ آریوں کو آپکے لکچر پر اعتراضات کرنے کے لئے موقع دیا گیا تھا مگر کوئی نہ بولا۔ شائید سمجھ گئے کہ ع گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ یا اس لئے کہ بنارس جیسے عظیم الشان ہندوانہ شہر میں سماج کی حالت جس ترقی پر چاہئے تھی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندؤں نے سماج کو مباحثہ کے لئے چیلنج بھی دیا مگر افسوس کہ سماج نے ادھر بھی رخ نہ کیا۔ خیر بہرحال انجمن کا جلسہ بڑی خیر و خوبی سے پورا ہوا گو ضمناً بعض بے عنوانیاں ہوئی تھیں مگر وہ ایسی نہ تھیں کہ انجمن کے حوصلہ کو کسی طرح پست کرنے کی موجب ہوں بلکہ بوجہ کم سنی کے قابل معافی تھیں۔ کثرت حاضرین کی یہ کیفیت تھی کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ پنجاب میں ایک عالیشان جلسہ ہوتا ہے مگر علی ما الحال اس سے قریب قریب دگنی کثرت تھی غرض ہزاروں کا مجمع تھا پھر مجمع بھی کیسا کہ جو آیا اخیر تک نہیں ہلا۔ جلسہ کے صدر جناب مولوی شاہ ابوالخیر صاحب غازیپوری تھے۔ بڑے بڑے مشہور علماء۔ واعظ اور لکچرار تھے جنمیں عجیب قدرت کی بوقلمونی نظر آتی تھی۔ کوئی تو صرف قرآن و حدیث پڑھتا تھا جیسے جناب مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی بعض مثنوی روم کے شارح تھے جیسے جناب شاہ ابوالخیر صاحب۔ بعض مرکب القویٰ جیسے جناب مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری۔ ایسا ہی بعض عربی خواں تو بعض سنسکرت کے دودان جیسے بابو عبدالعزیز صاحب اور مولوی ابوالحسنات صاحب وغیرہ غرض جلسہ کیا تھا ایک مرکب القویٰ معجون تھا۔ انجمن اور صدر انجمن کیطرف سے سخت تاکید تھی کہ کوئی صاحب اختلافی مسئلہ بیان نہ کریں۔ چنانچہ صدر انجمن شاہ ابوالخیر صاحب اس امر کے بڑی سختی سے نگران رہتے تھے۔ خاکسار کے بیان میں توحید کا ذکر تھا۔ اور آیت زیر تفسیر یہ تھی کہ: يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا الآیۃ۔ شاہ صاحب کو خیال ہوا کہ اس ذکر میں کہیں رخ دوسری طرف نہ ہو جائے۔ یعنی موجودہ مسلمانوں کا ذکر نہ ہو جو اللہ کے سوا پیروں فقیروں سے مرادیں مانگتے ہیں۔ اور مشرکانہ خیال دل و دماغ میں رکھتے ہیں فوراً رقعہ تاکیدی دیدیا کہ "اختلافی مسئلہ بیان نہ فرمائیگا" خاکسار نے بھی اس حکم کی تعمیل کی مگر [illegible] میں سے کہنا پڑتا ہے کہ صدر انجمن جناب شاہ ابوالخیر صاحب خود اس پر عامل نہ [illegible] آخر تھی۔ [illegible] صدر انجمن ہو آپ کا فرض تھا اور جس قسم کی تقریر آپ کو کرنی چاہئے تھی اسکا ذکر ہی نہیں وہ کام تو کسی کانگریس یا کانفرنس کے پریزیڈنٹ کا ہے جو کسی باقاعدہ جلسہ کے صدر ہوں۔ ہاں افسوس یہ ہے کہ جو کچھ بھی شاہ صاحب نے فرمایا اُس میں انجمن کی ہدایت اور اپنے منصب کو بالکل بھول گئے۔ آپنے حسب عادت اثناء وعظ میں کئی ایک دفعہ یا رسول اللہ۔ یا رسول اللہ کے نعرے مارے۔ بلکہ مسلمانوں سے بھی فرمائش کرکے خوب نعرے بلند کرائے کہ مسلمانو! کہو! یا رسول اللہ۔ ہم کیا عموماً اہل علم خصوصاً نو تعلیم یافتہ منتظمین انگشت بدنداں تھے کہ شاہ صاحب کیا کر رہے ہیں۔ اول تو یہ لفظ ہی قرآن مجید کی تعلیم کے برخلاف ہے یہی وجہ ہے کہ خیر القرون (صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین) کے زمانہ میں کوئی اسکی نظیر نہیں ملتی کہ کسی صحابی نے اس قسم کی نداسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا ہو۔ مالیر کوٹلہ کے جلسہ کے موقع پر جامع مسجد میں بھی ایک مولوی صاحب نے کہا کہ خبیب صحابی نے شہید ہوتے وقت یا رسول اللہ کہا تھا۔ لیکن جب ایک لڑکے نے پوچھا کہ ثبوت کیا ہے؟ تو بخاری اور قاضی عیاض کا نام دیکر ٹالدیا۔ اگر مولوی صاحب مذکور صحیح بخاری سے یہ قصہ انہی لفظوں میں دکھلادیں تو ہم انکو انعام دینے پر طیار ہیں۔ علاوہ اس کے مانا کہ جناب شاہ صاحب کے خیال میں اس قسم کی ندا کا کہنا منع نہیں لیکن آپ تو جانتے تھے کہ جماعت اہلحدیث اس قسم کی نداؤں کو ناجائز جانتے ہیں۔ پھر آپنے باوجود صدر جلسہ ہونے کے اس کی کوئی پرواہ نہ کی شاباش ہے جماعت اہلحدیث پر کہ انہوں نے آپکی اس ناجائز کارروائی کو نہایت ہی صبر و تحمل سے دیکھا اور سنا۔ خدانخواستہ اگر کوئی شخص ذرہ بھی جول کر دیتا اور اتنا ہی کہدیتا کہ مولوی صاحب! اس قسم کے الفاظ ندائیہ وطن مبارک سے نہ نکالئے کیونکہ اہلحدیث [illegible] ناجائز ہیں اور آپ اس جلسہ کے صدر ہونے کیوجہ سے خود بھی [illegible] سمجھتے کہ جلسہ کا خاتمہ کیسا ہوتا۔ مگر جماعت اہلحدیث جیسی کہ ہمیشہ سے امن پسند ہے اُس نے اپنی امن پسندی کا اس موقع پر بھی پورا ثبوت دیا۔ اس لئے جناب شاہ صاحب کی خدمت میں ادب سے ہم عرض کرتے ہیں کہ آئندہ کو آپ کم زبان بے ضرر اور امن پسند جماعت کی قدر کیا کریں ورنہ [illegible]

ہم رونے پہ آجائیں تو دریا ہی بہا دیں
شبنم کی طرح سے ہمیں رونا نہیں آتا

آخیر میں ہم انجمن تائید الاسلام کے ممبران کو [illegible] دلاتے ہیں کہ چونکہ خدا کے فضل سے جلسہ کی کیفیت دیکھکر امید ہوتی ہے کہ انجمن خوب ترقی کریگی۔ اس لئے انجمن کو چاہئے کہ اپنی تحقیقات اور [illegible]

ahmadimuslim.de

ایک ہی غرض (اشاعت اسلام) تجویز کریں۔ اور اس غرض کے لحاظ سے اگر ممکن ہو تو نام بھی اشاعت اسلام ہی تبدیل کر دیں۔ اور اس غرض کی تکمیل کے لئے سردست ایک واعظ مقرر کریں جو شہر اور اطراف میں مسلمانوں کو تو تعلیم اسلام کرے اور غیروں کو تبلیغ اسلام۔ پھر جیسی جیسی انجمن میں سکت بڑھتی جائیگی واعظوں کو بڑھاتی جائے۔ باقی ماہواری رسالہ وغیرہ کی سردست نہ تو انجمن کو ضرورت ہے۔ اور نہ ہی وہ کچھ مفید ہے۔ آئندہ اختیار ہے

من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال۔

مضمون حیرت انگیز

ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ!
ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا۔

پچھلے ہفتہ خاکسار بتقریب جلسہ انجمن اشاعت اسلام ناہر گولہ۔ وہاں سے بناس اور بنارس سے حسب دعوت احباب بمقام آرہ پہنچا تو دیکھتا کیا ہوں کہ بحکم

ع۔ بہر زمین کہ رسیدیم آسماں پیداست

وہاں پر ایک اشتہار پڑا ہے جو ضمیمہ ہے رسالہ ضیاء السنہ کا۔ اس کا عنوان ہے یہ مضمون حیرت انگیز۔ از مولوی شرف الدین صاحب پنجابی نزیل دہلی۔ مضمون پڑھکر ہمیں بھی اُس کے عنوان کی تصدیق ہوئی۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مضمون واقعی حیرت انگیز ہے۔ مگر مضمون بتلانے سے پہلے راقم مضمون کی تعریف ضروری ہے کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ آج ماجرا کے ہمصفیر ہیں جنکا دعویٰ ہے کہ خاکسار اہلحدیث سے خارج ہے۔ معرفت تو بھی اس کے آپ ہیں یہ خوبی بھی ہے یا یوں کہیے کہ خاص صفت ہے کہ معاہدہ آرہ پر آپ کے دستخط بھی ہیں۔ بلکہ وہی۔ ۔۔ حافظ عبدالوہاب صاحب نزیل دہلی کے دستخط بھی آپ ہی کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں۔ پس اب سنئے آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

میں نے سنا ہے کہ مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری فرمایا واقعی مولوی ثناء اللہ اہلحدیث سے ہرگز خارج نہیں پہلے تو ہم انکو اہلحدیث سے خارج جانتے تھے مگر آرہ نے جو علم فضل و تقویٰ میں ہم سب سے بڑھے ہوئے ہیں انہوں نے فیصلہ کر دیا کہ مولوی ثناء اللہ کی جو وہ غلطیاں ہیں مگر ان غلطیوں کی وجہ سے خارج نہیں۔

اس لئے ہمکو بھی منظور ہے (یعنی ہم بھی اُنکی تقلید کرتے ہیں اعاذنا اللہ منہا) مجھکو اس سے نہایت تعجب ہوا کہ اول آپنے کس زور شور سے فتویٰ دیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ اہلحدیث سے خارج ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ آپکا فتویٰ بے سوچے سمجھے تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا آپنے محاکمہ غور سے نہیں دیکھا کہ اُس میں کس قدر حق گوئی سے کام لیا گیا ہے۔

ناظرین حیران ہوں تو تعجب نہیں کیونکہ مضمون کا نام ہی حیرت انگیز ہے۔ دیکھئے تو جناب مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری اور حضرات حاکمین پر کیا خفگی ہے۔ مولوی صاحب موصوف پر تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنے معاہدہ کو جو اس نزاع کے رفع کرنے کے لئے آرہ میں لکھا گیا تھا اور مولوی صاحب ممدوح کے دستخط بھی اس پر تھے۔ بحکم اَوْفُوا بِالْعُهُودِ (وعدہ پورا کیا کرو) ایفاء عہد کیا اور حضرات حاکمین کا یہ جرم کہ انہوں نے کمال محنت اور انصاف سے فیصلہ لکھا۔ مگر ہاں راقم مضمون اور آپکے ائمہ ہدیٰ کے خلاف منشاء ضرور لکھا پس یہی انکا قصور ہے۔ آہ

کمش بتیغ ستم والہان نصفت را۔
بکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر۔

اے مولانا! غور طلب بات تو یہ ہے کہ آیا اس قسم کا معاہدہ جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے چنانچہ حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما نے اپنے نزاع کو رفع کرنے کو منصف مقرر کئے بلکہ دُور کیوں جائیں خود آپکے ائمہ ہدیٰ علماء غزنویہ نے جو مفتیوں سے فتویٰ لیا تو یہ بھی ایک منصف نامہ ہی ہے۔ فرق ہے تو یہ ہے کہ "تنہا پیش قاضی روی آئی رضی" والی مثال ہے بلکہ آپ خود بھی معاہدہ پر دستخط کر کے اُس کے جواز کے قائل ہو چکے ہیں۔ تو پس جس معاہدہ کا کرنا جائز ہے اُسکا ایفاء ضروری ہے۔ پھر کیوں منہ سے آپ مولانا احمد اللہ صاحب پر الزام تقلید لگاتے اور منہ چڑاتے ہیں اور خفا ہوتے ہیں؟ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ

یعنی جو وعدہ پورا نہ کرے اُسکا دین مضبوط نہیں۔ پس اس حدیث کو یاد کر کے اُس معاہدہ پر اپنے دستخطوں کو دیکھکر بتلا دیں کہ قصوروار کون ہے! آہ سے

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم ناداں ہوں!
نا سمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا نہیں؟

معلوم ہوا کہ انصاف تو یہ ہے کہ جس طرح حضرت مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اسی طرح آپ بھی آئندہ مضمون میں ایفاء عہد کا اعلان ۔۔۔

ahmadimuslim.de

کریں ورنہ دنیا جان جائیگی کہ خیرنا وابن خیرنا (ہم میں اچھا اور اچھے کا بیٹا) کھکر شرنا وابن شرنا (ہم میں بُرا اور بُرے کا بیٹا) کہنے والے اسوقت دہلی میں بھی ہیں جو اہالی دہلی کے لئے سخت باعث توہین ہوگا۔

میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(گذشتہ سے پیوستہ)

زمرہ حکیم نورالدین صاحب نے جب مجھے یہ کہا کہ خود مطالعہ کیا کرو جیسا اوپر بیان ہوا تو بعد ازاں سیالکوٹ ابو سعید عرب کی دوکان پر جاتا میں نے بلا وجہ واپس باغ میں جانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ خصوصاً ایک انگریزی کتاب کی نقل میں لگ گیا جس پر مجھے قریباً پندرہ روز لگے۔ درمیان میں ایک دن میں نے ابو سعید مذکور کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے برخلاف نکلا ہوا۔ ایک اشتہار دیکھا جسمیں مولویصاحب موصوف کو للکارا گیا تھا۔ کہ جس معیار سے آپ آنحضرت کی رسالت کے قائل ہیں اسی معیار سے ہم مرزا صاحب کے دعوےٰ رسالت کو صحیح ثابت کرسکتے ہیں الخ میں نے اسوقت ابو سعید مذکور پر حیرت ظاہر کی کہ کہاں تو جو دین سے محض ناواقف ہے اور کہاں مولوی ثناء اللہ صاحب؟ جو قادیاں میں خاص مرزا صاحب اور مباحثہ کرنے آگئے۔ تو میں اب مولویصاحب کی طرف سے معیار کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ نبی کبھی بھی کسی پر افترا نہیں کرتے اور نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب کے ایسے مریدوں کا یہ حال ہے کہ زندوں پر تو کیا ہی مردگان بھی آپ سے نہیں چھوٹے۔ مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل علی گڑھی کے متعلق مرزا جی کے افترا کا قصہ سب کو یاد ہوگا۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب

ماسٹر عبد الرحمن صاحب پر کچھ | میرا مضمون طویل ہو گیا ہے۔ کی نسبت صرف اسقدر کہدینا کافی ہے کہ یہ

وہی آدمی ہیں جس نے بتابعت مرزا صاحب افترا کے بڑے زور سے اپنی کتاب ہتھیار الاسلام میں جسکی نسبت کسی مرزائی نے کہا ہے کہ گویا آسمے فرشتہ نے لکھا ہے۔ مولوی غلام دستگیر کی موت کو ثبوت نبوت مرزائیہ میں پیش کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں

ملہ افسوس کسی مرزائی کو خصوصاً اڈیٹران اخبارات مرزائیہ کو یہ حوصلہ نہیں ہوتا کہ مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڑھی کی تحریرات سے وہ مضمون دکھا دیں۔ جو مرزا صاحب نے [illegible] ورنہ ہم انعام ہم کو لیں۔ شرم! [illegible]

کہ ہلاکت ہی اگر ضروری تھی تو کیوں مولوی عبد الحق غزنوی باوجود صاف مباہلہ کرنے کے ہلاک نہوا۔ دیکھو مرزا صاحب اس مباہلہ کو تحفہ غزنویہ میں صاف طور سے تسلیم کرتے ہیں اور اپنی نسبت اس مباہلہ کے اثر کی یہ کامیابی دکھلاتے ہیں کہ مجھے مریدوں نے بعد اس مباہلہ کے ہزار روپیہ بھیجا الخ! پھر ماسٹر عبد الرحمن اس افترا میں شریک اور شامل ہیں کہ مولوی غلام دستگیر اپنے استدعائی موت اور مباہلہ سے مرا۔ استغفر اللہ! اگر عبد الرحمن موصوف کو کچھ غیرت ہے تو وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۱۱ء کے کم از کم مبلغ دو سو روپیہ انعام جو غلام دستگیر صاحب مرحوم کی کتاب سے وہ مضمون یا عبارت دکھلانے والے کے حق میں شائع ہوا حاصل کر چکے ہونگے۔ ورنہ کسی غار میں جاکر منہ چھپایا ہوگا۔ کیونکہ میرے خیال میں وہ ایک باحیا آدمی ہیں۔ آخر کچھ نہ کچھ فیصلہ کیا ہی ہوگا۔ یہ ہے نمونہ ان کے قسط وعدل وصدق کا۔

مولوی عبد الکریم | مولوی عبد الکریم کی صحبت بفضلہ تعالیٰ مجھے چنداں میسر نہیں ہوئی صرف ایک دن انھیں اکیلا پاکر یہ سوال خدمت میں پیش کیا گیا۔

میں: کیا آپ مرزا صاحب کی حقیقت صادق دعوےٰ کے صدق پر کوئی قطعی دلیل پیش کر سکتے ہیں؟

مولویصاحب: میں ایسی چیزوں کو پسند نہیں کرتا خصوصاً میں بیمار ہوں۔ مولوی نورالدین صاحب اس مطلب کے لئے کافی ہیں۔

میں: مگر آپ اسوقت تو نصیحت کرتے ہوتے ہیں جب جمعہ کے خطبہ میں بڑے زور سے تقریریں کرتے ہیں۔

مولویصاحب: (کچھ طیش سے) تو کیا میں جھوٹ بولتا ہوں؟

میں: یہ ضرور نہیں کہ آپ کا ایسا کہنا محض جھوٹ کی بنا پر ہو۔ ہوسکتا ہے [illegible] سے اپنے تئیں بیمار گردانتے ہوں۔ مگر آپ طیش کیوں کھا جاتے ہیں۔

مولویصاحب: نہیں میں واقعی بیمار ہوں۔ مجھے زیادہ طیش آرہا ہے۔ ہو خیر مولوی صاحب اس مطلب کے لئے موجود ہیں۔ میں طیش نہیں کرتا۔ اگر ہم طیش کریں تو پھر ہمنے سیکھا کیا ہے۔

میں: (مکالمہ سے مایوس ہوکر) اچھا السلام علیکم۔

ahmadimuslim.de

میں نے اُن سے یہ معلوم کرکے کہ آپ ایسے مکالمہ اور گفتگو کو پسند نہیں کرتے - بعد ازاں کبھی اُن سے نہیں بولا تھا - گذشتہ موقعہ پر صرف میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپکے اعجاز گفتگو جو وہ بہ ثبوت دعوے مرزا صاحب پیش کرتے ہیں - دیکھ لوں کہ وہ کس طرز سے اس میں چلتے ہیں مگر مجھے کچھ بھی اس میں وصول نہوا - اور میں بفضلہ تعالیٰ اس بازپرس قیامت سے بچ گیا کہ کیوں قیمتی وقت انکے پاس جانے میں ضائع کیا تھا کیونکہ اُنکی قرآن پر استہزا کرنے میں یہاں اُن کے پاس بخلاف آیت لا تقعدوا معہم بیٹھا تھا کیونکہ عام طور پر مرزائیوں کی تفسیر جو مرزا صاحب کے کمالات ڈھونڈنے ہی کو جھکتی رہتی ہے - یقیناً قرآن پر صریح استہزا ہے - جیسا کہ حکیم صاحب کے پاس بیٹھنے سے اب اس جوابدہی کا خوف ہے - خدا معاف کرے +

پھر بھی اس شخص کا خلق مرزائی بتلانے کو صرف ایک بات بتلاتا ہوں کہ مجھے منشی محمد اعظم صاحب نے جو انکے مکان پر رہتے ہوئے سنائی تھی منشی صاحب موصوف جو کہ قرآن کے پڑھ سکنے تک سے معذور تھے کہنے لگے میرے سامنے مرزا حیرت صاحب کا مترجم قرآن خرید لائے اور دیکھنے لگے کہ مجھ سے عبارت پڑھنا وقف کرنا وغیرہ سیکھتا ہوں لیکن [illegible] کو کیطرح جھکا ذکر خیر اس مضمون میں ہو چکا ہے تمام غیر مرزائی مولویوں کو ایک ہی ضرب زبان سے نشانہ بنا کر لیتے کہ میرا دل گویا پارہ پارہ ہو جاتا مجھے فضول گفتگو سے نفرت تھی لہذا میں بہت دفعہ چپ کرکے سو رہتا - ہاں کبھی سخت زیادتی پر غیرت میں اگر جوش میں آجاتا اور مجبوراً سخت الزامی جواب دینا پڑتا - آپنے مولوی عبدالکریم کی نسبت ذکر کرکے فرمایا کہ آج مولوی عبدالکریم نے حامد علی مہتمم مہمانخانہ کو کہا کہ ایک ٹھنڈی صراحی [illegible] خرید لاؤ اور کہ پھر وہ شخص ایک صراحی مولوی صاحب کے پاس خرید لایا جو بہت ٹھنڈی تھی - مگر کچھ ایسی خوبصورت نہ تھی - مولوی صاحب کو کچھ ایسی تیزی آئی کہ فرمایا ابھی وقت جاؤ اور پیسے واپس لاؤ - ہمیں پیسوں کی سخت ضرورت ہے - محمد اعظم مذکور نے کہا کہ وہ صراحی ہماری ہے مگر وہ خوبصورت نہ تھی مجھے تعجب آتا ہے کہ آیا واقعی مولوی صاحب نے اس لئے صرف ایسی صراحی کی قیمت یعنی کل تین پیسہ پر [illegible] دیدیا - یا یہ صرف تقاضائے خلق مرزائی سے تھا +

۱۴ویں صدی کا مسیح :- مرزا صاحب قادیانی کی سوانحعمری لٹریری ناول - نہایت دلچسپ قیمت عہ

مسئلہ سنّت الفجر

(گذشتہ سے پیوستہ)

واخرج مسلم وابن ماجة واللفظ لمسلم عن عبد الله بن مالك بن بحينة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر برجل يصلي وقد اقيمت صلوة الصبح فكلم بشيء لا ندري ما هو فلما انصرفنا احطنا به نقول ماذا قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال لي يوشك ان يصلي احدكم الصبح اربعا

یعنی صحیح مسلم اور ابن ماجہ میں عبداللہ بن بحینہ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے کہ وہ وقت کھڑے ہوتے جماعت نماز فجر کے نماز سنت پڑھ رہا تھا پھر آپنے اُس سے کچھ کلام کیا کہ ہمنے نہیں سمجھا - پھر جب ہم لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو اُس کے گرد ہو گئے اور پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے کیا فرمایا تھا! اُس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ارشاد کیا - قریب ہے کہ پڑھیگا ایک تمہارا نماز فجر کی چار رکعت یعنی پڑھنا سنت کا وقت کھڑی ہونے جماعت کے برابر فرض کے ٹھیرایا ہے - آخر رفتہ رفتہ سنت کو برابر فرض کے اعتقاد کرنے لگیگا - اور یہ اعتقاد سنت کو فرض کے درجہ میں پہنچا دیگا - قال النووي في شرح مسلم في معنى قوله عليه السلام اتصلي الصبح اربعا هو استفهام انكار ومعناه انه لا يشرع بعد الاقامة للصبح الا الفريضة فاذا صلى ركعتين نافلة بعد الاقامة ثم صلى معهم الفريضة صار في معنى من صلى الصبح اربعا لانه صلى بعد الاقامة اربعا

یعنی امام نووی نے شرح مسلم میں آنحضرت کے قول اتصلی الصبح اربعا کے معنے میں کہا ہے کہ یہ استفہام انکاری ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ صبح کی نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد صرف فریضہ نماز ہی شروع کیجاوے پس جو شخص اقامت ہو چکنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھکر جماعت میں شامل ہوا تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ اس نے اقامت کے بعد چار رکعت نماز پڑھی - اور علامہ عینی حنفی نے عمدة القاری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے والمراد ان الصلوة الواجبة اذا اقيم لها فلا يصلي في وقتها غيرها من الصلوة فانه اذا صلى ركعتين مثلا بعد الاقامة نافلة لها ثم صلى معهم الفريضة صار في معنى من صلى الصبح اربعا لانه صلى بعد الاقامة اربعا

(یعنی) اس سے مراد یہ ہے کہ جب نماز فرض کی اقامت ہو جاوے تو اُس کے ہوتے دوسری نماز نہ پڑھی جاوے - مثلاً ایک شخص نے اقامت کے بعد [illegible]

ahmadimuslim.de

دو رکعت نفل (سنتیں) پڑھیں اور فرضوں میں شامل ہوگیا تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ اس نے صبح کی نماز چار رکعت پڑھی۔ کیونکہ اس نے اقامت کے بعد چار رکعت پڑھی ہیں۔

واخرج الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس قال اقیمت الصلوٰة فقمت اصلی الرکعتین فجذبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتصلی الصبح اربعا رواہ ایضا البیہقی والبزار وابو یعلی وابن حبان وابن خزیمة فی صحیحیہما کذا فی نیل الاوطار۔

یعنی حاکم نے مستدرک میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد میں دو رکعت سنت پڑھنے لگا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچا اور فرمایا کیا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھیگا؟ اور اس حدیث کو بیہقی اور بزار اور ابو یعلی اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور طبرانی نے روایت کیا۔ ایسا ہی فتح الباری و نیل الاوطار میں ہے۔

قال الشیخ سلام اللہ فی المحلی فی شرح الموطا ومن الحنفیة من قال انما انکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال الصبح اربعا لانہ صلی الفرض ولان الرجل صلاها فی المسجد بلا حائل فشوش علی المصلین ویرد الاحتمال الاول قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلاتان معا والا کان هذا قبل هذا ویرد الثانی ما فی مسلم عن ابن سرجس دخل رجل المسجد وهو صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰة الغداة فصلی رکعتین فی جانب المسجد فانہ یدل علی ان الرجل کان فی جانب لا عند لطا للصف بلا حائل انتہی۔

یعنی شیخ سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا میں لکھا ہے کہ بعض حنفی کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اس واسطے زجر فرمایا ہوگا کہ آپ نے یہ سمجھا ہوگا کہ یہ شخص نماز فرض پڑھتا ہے یا اس واسطے کہ وہ شخص مسجد میں بغیر اوٹ ستون وغیرہ کے جماعت کے پاس پڑھتا ہوگا۔ اور اس سے نمازی پریشان خاطر ہوتے ہونگے۔ سو یہ دونوں احتمال غلط ہیں۔ پہلا اس لئے کہ حضور نے فرمایا اصلوٰتان معا یعنی دو نماز فرض و سنت ایک وقت میں پڑھتے ہو؟ اور دو نمازوں کے لفظ سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ ایک سنت اور ایک فرض تھی اور دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا الا کان قبل ھذا یعنی خبردار ہو کہ اس نماز کا وقت اس سے پہلے تھا یعنی سنت پڑھنے کا وقت جماعت کے ہونے سے پہلے ہوتا ہے۔ ۳۱ پس صریح معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو معلوم تھا کہ یہ سنتیں پڑھ رہا تھا۔ دوسرا امر

اس لئے غلط ہے کہ جو حدیث صحیح مسلم کی عبداللہ بن سرجس سے آئی ہے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ اس شخص نے سنتیں الگ مسجد کی ایک جانب میں پڑھی تھیں۔ جماعت کے پاس صف میں نہیں پڑھی تھیں۔

حافظ صاحب سے مجھے قوی امید ہے کہ اتنے دلائل واضحہ و براہین قویہ کے ہوتے ہوئے اپنی تحقیق پر قائم نہ رہینگے اور امام ہمام اعظم رحمة اللہ علیہ کے فرمان واجب الاذعان اترکوا قولی بخبر الرسول فاذا صح الحدیث فهو مذهبی کو مدنظر فرما کر اپنے خیال سے رجوع فرماوینگے اور تاویلات سے کام نہ لیں گے کیونکہ شرع میں رجوع کوئی مذموم امر نہیں ہے۔ بلکہ بڑے بڑے اماموں سے ثابت ہے ابو العتاہیہ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

اذا اتضح الصواب فلا تدعه ... فانک کلما ذقت الصوابا
وجدت لہ علی اللہوات بردا ... کبرد الماء حین صفا وطابا

اب میں آپکے استثناء الا رکعتی الفجر کیطرف متوجہ ہوتا ہوں اور ثابت کرونگا کہ یہ استثناء بالکل بے اصل ہے۔ اگر آپ نظر انصاف سے کام لیں گے تو میرے دلائل پڑھکر آپ ضرور پکار اٹھینگے کہ ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔

آپ تحریر فرماتے ہیں "ہاں فجر کی دو سنتوں کا پڑھنا قبل از شمول فرض کے احادیث و آثار سے ثابت ہوا" فرمائیے آپنے کونسی احادیث اپنے دعوے کی تائید میں بیان کی ہیں؟ لفظ احادیث تو جمع ہے مہربانی کر کے ایک حدیث صحیح ہی دکھلائیے جس سے آپکا مدعا ثابت ہو۔ جہاں تک میں نے آپکا مضمون دیکھا ہے احادیث تو کجا ایک حدیث صحیح بھی ایسی پیش نہیں کی جیسے حدیث صحیح اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة سے اس امر کی صراحت بلا تاویل معلوم ہوتی ہے کہ نماز فرض کے ہوتے ہوئے کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔ آپ لکھتے ہیں کہ بخاری کے حاشیہ پر مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری مرحوم نے اپنے استاد مولانا اسحاق صاحب سے بیہقی سے یہ لکھا ہے فلا صلوٰة الا المکتوبة الا رکعتی الفجر نہیں یہ بیہقی کی اس روایت میں حجاج بن نصیر و ... ضعیفان (اور وہ دونوں ضعیف ہیں) حجاج بن نصیر کو بخاری اور نسائی نے ضعیف کہا اور ابو داؤد نے اس کو متروک کہا۔ الخ و کثیر کو محدثین نے متروک اور راوی احادیث کا ذم لکھا ہے۔ کذا فی ...

ahmadimuslim.de

وقال الحافظ ابن قیم فی اعلام الموقعین المثال السادس والخمسون رد السنۃ الصحیحۃ الصریحۃ انہ لا یجوز للمتنفل اذا اقیمت الفرض کما فی صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ ثم ذکر الحافظ حدیث عبد اللہ بن بحینۃ وعبد اللہ بن سرجس وابن عباس وقال بعد ذلک فردت ھذہ السنن کلہا بما رواہ حجاج بن نصیر المتروک عن عباد بن کثیر عن لیث عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ وزاد الا رکعتی الصبح وھذہ الزیادۃ کاسمہا زیادۃ فی الحدیث لا اصل لہا الخ یعنی علامہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اعلام الموقعین میں لکھتے ہیں مثال ۵۶ رد سنت صحیحہ کی یہ ہے کہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ جب فرضوں کی اقامت ہو جاوے تو نفل (سنن) نہیں ہوتے جیسا کہ صحیح مسلم میں ابوہریرہ کی روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب جماعت کھڑی ہو جاوے تو کوئی نماز سوائے فرائض کے نہیں ہوتی پھر حافظ ابن قیم نے حدیث عبد اللہ بن بحینہ و عبد اللہ بن سرجس و ابن عباس کی بیان کی ہے اور اس کو بعد کہا کہ یہ تمام احادیث صحیحہ حجاج بن نصیر متروک کی حدیث سے رد ہو ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب اقامت فرائض ہو جائے تو کوئی نماز نہیں ہوتی مگر دو رکعتیں فجر کی مرد کیجاتی ہیں۔ یہ زیادتی جملہ الا رکعتی الفجر ایسی بے اصل زیادتی ہے جیسا کہ حجاج بن نصیر کا نام متروک ہے یعنی چونکہ حجاج بن نصیر متروک ہے اسلئے یہ جملہ بھی محض بے اصل ہے۔ وبہ اصل وقال العلامۃ عبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر شرح الجامع الصغیر واما زیادۃ الا رکعتی الفجر فی خبر فلا صلوۃ الا المکتوبۃ فلا اصل لہا کما بینہ البیہقی اور علامہ عبد الرؤف المناوی بیشرح جامع الصغیر میں لکھتے ہیں کہ حدیث فلا صلوۃ الا المکتوبۃ میں زیادتی جملۃ الا رکعتی الفجر بالکل بے اصل ہے جیسا کہ بیہقی نے بیان کیا۔ حافظ صاحب اب تو بیہقی نے بے اصل ٹھیرا دیا ہے جسکی شہادت آپنے پیش کی تھی۔ قاعدہ ہے کہ مخالف شہادت دیوے تو مدعی کا دعویٰ خارج ہو جاتا ہے تو اب جو مخطاب اس جملہ کو بے اصل ٹھیرا کر آپکے دعوے کو بے پا کرتا ہے مقصود ہوتا ہے تو ہ بھی خارج ہونا چاہیے۔ وقال الشوکانی فی الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ قال البیہقی ھذہ الزیادۃ لا اصل لہا فی اسنادہ حجاج بن نصیر وعباد بن کثیر وھما ضعیفان وقال

فی المحلی شرح الموطا واما زیادۃ الا رکعتی الصبح فقال البیہقی ھذہ الزیادۃ لا اصل لہا یعنی شوکانی فی ذیل الاوطار اور فوائد مجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں کہا ہے کہ بیہقی نے کہا اس زیادتی کی کچھ اصل نہیں اور اسکی اسناد میں حجاج بن نصیر اور عباد بن کثیر ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں اور شیخ سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا میں لکھا ہے کہ زیادتی الا رکعتی الفجر کے بارے میں بیہقی نے کہا کہ اسکی کچھ اصل نہیں اور یہ زیادتی حدیث ذیل کے معارض بھی ہے اسلئے بھی قابل حجت نہیں۔ قال الحافظ فی فتح الباری وزاد مسلم بن خالد عن عمرو بن دینار فی ھذا الحدیث قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر اخرجہ ابن عدی واسنادہ حسن۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا کہ مسلم بن خالد نے عمرو بن دینار سے حدیث اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ میں یہ الفاظ بھی زیادہ کئے ہیں قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر یعنی جب آنحضرت نے فرمایا کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو کوئی نماز سوائے فرض کے نہیں ہو سکتی تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ فجر کی دو رکعت بھی نہ پڑھیں؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ بھی نہ پڑھیں۔ قال الشوکانی فی شرح المنتقی قد روی البیہقی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر یعنی علامہ شوکانی نے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار میں کہا کہ بیہقی نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب اقامت ہو جاوے تو کوئی نماز سوائے فرضوں کے نہیں ہوتی۔ کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ دو سنتیں فجر کی بھی نہیں ہوتیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ بھی نہیں ہوتیں۔ وقال الزرقانی فی شرح الموطا والشیخ سلام اللہ فی المحلی زاد فی روایۃ ابن عدی باسناد حسن قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر اور زرقانی نے شرح موطا میں اور شیخ سلام اللہ نے محلی میں کہا کہ ابن عدی کی روایت میں باسناد حسن یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتیں بھی نہیں ہوتیں؟ آپ نے فرمایا وہ بھی نہیں ہوتیں۔ اس حدیث میں اگرچہ مسلم بن خالد و یحییٰ بن نصر متکلم فیہ ہیں لیکن اکثر ائمہ محدثین نے انکی توثیق بھی کی ہے تاہم ہر حالت میں یہ حدیث حسن ہے۔

صہ کتب مرحوم سے مولانا مولوی احمد علی صاحب مرحوم کو ... میں خبر کی

ahmadimuslim.de

خوف طوالت سے درج نہیں کیا جاتا اس مسئلہ میں ملزم قرار دیا تھا چنانچہ اسی اپنی اصل نیادتی یعنی الا رکعتی الفجر کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جماعت فرض کی ہوتے ہوئے نوافل وسنن کا ادا کرنا خواہ وہ کیسے موکدہ کیوں نہوں عقلاً بھی مکروہ اور ناجائز معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ امر مسلم ہے کہ اصلی نماز صرف فرض ہے۔ باقی سب اسکا تتمہ ہیں۔ اصل کو چھوڑ کر تتمہ کے پیچھے پڑنا بعید از عقل ہے۔ عجب حیرت ہے کہ مؤذن تو حی علی الصلوۃ اور قد قامت الصلوۃ پکار کر نمازی کو شاہنشاہ اور احکم الحاکمین کی حاضری کے بلاتا ہے اور نمازی ہے کہ اسکی ایک نہیں سنتا۔ اور دربار خاص سے محروم رہکر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جدی مسجد بناتا ہے۔ امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ان الحکمۃ فیہ ان یتفرغ للفریضۃ من اولہا فیشرع عقیب شروع الامام واذا اشتغل بنافلۃ فاتہ الاحرام وفات بعض مکملات الفریضۃ فالفریضۃ اولیٰ بالمحافظۃ علی اکمالہا یعنی جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں نہ پڑھنے میں یہ حکمت ہے کہ خاطر جمعی سے ابتدا جماعت فرض میں ملجاوے اور اگر وہ سنتوں میں مشغول ہوگیا تو ثواب تکبیر اولیٰ اور بعض اور مکملات فرائض سے محروم رہیگا۔ پس حفاظت فرض بوجہ کمال مقدم ہے۔ حافظ صاحب نے اس عقلی دلیل کا امام طحاوی کی طرف سے یہ جواب نقل کیا ہے کہ وہ سب کے سب اس پر متفق ہیں کہ اگر گھر میں ہو اور معلوم ہو جاوے کہ جماعت شروع ہوگئی ہے اگر جماعت کے فوت ہونیکا خوف نہ ہو تو چاہیئے کہ دو رکعت سنت پڑھ لے ہاں اگر خوف ہے کہ نماز جاتی رہیگی تو نہ پڑھے اور اسپر انکا اجماع نہیں کہ فرضوں کی طرف سعی کرنا گھر میں سنتیں پڑھنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے اور جب گھر میں پڑھنے کی اجازت ہو تو مسجد میں بھی ہونی چاہیئے۔"

مجھے معلوم نہیں کہ حافظ صاحب نے یہ اتفاق کہاں سے نکال لیا۔ اہلحدیث کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے آپ خواہ مخواہ انکے سر تھوپ رہے ہیں جب اہلحدیث کا یہ مذہب ہی نہیں تو آپ کی دلیل کی بنیاد جسکا دارومدار صرف اسی خیالی اتفاق پر تھا منہدم ہوگئی۔ اور آپکا سارا تانا بانا تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ثابت ہوا۔ دیگر اگر بفرض محال یہ مذہب ہو بھی تب بھی آپکا استدلال صحیح نہیں مسجد کے فعل کو گھر کے فعل پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے + (باقی دارد)

فرقہ اہلحدیث کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن سے انکاری ہیں قیمت ۳/
اہل حدیث کا مذہب
حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۔ دونوں مضمونوں پر بحث ہے

مکافاتِ عمل

ترا قہر یارب یہ دنیا پہ کیا ہے | کہ رنج والم میں زمانہ پھنسا ہے
کہیں سے تو رونے کی آتی صدا ہے | کہیں قتل و خون روز و شب ہو رہا ہے

غرض ایک ماتم جہاں میں بپا ہے
نہیں گر ترا قہر یہ - اور کیا ہے

ہزاروں ہوئے نذر طاعون انساں | لڑائی نے لاکھوں کی اکدن میں لی جاں
جسے دیکھو ہے سبحال پریشاں | ہوئی وہ رخصت کہ تھے جتنے ساماں

جو کھانا ملا بھی تو کپڑا نہیں ہے
جو کپڑا میسر تو کھانا نہیں ہے۔

کہیں فصل پانی کی شدت نے ماری | کہیں خشکسالی سے جینا ہے بھاری
وہ غم کی گھٹا ہے زمانے پہ طاری | کہ انساں ہے دنیا میں جینے سے عاری

کوئی گھر نہیں جو نہ ماتم کدا ہو۔
جہاں سے نہ رونے کی آتی صدا ہو

چھڑی کچھ ادہر روس و توران میں ہے | کچھ آن بن ادہر روس و ایران میں ہے
لڑائی چلا روس و جاپان میں ہے | کہ کوسوں زمیں سرخ میدان میں ہے

لڑائی نے وہ خوں کے دریا بہائے
جو ابتک نہ دیکھے نہ سننے میں آئے

مصیبت پہ اور اک مصیبت یہ آئی | قیامت پہ اور اک قیامت یہ آئی
صعوبت پہ تازہ صعوبت یہ آئی | وہ بھونچال پہ اک تازہ آفت یہ آئی

[illegible] ہی گھر زلزلے سے گرائے
[illegible] وہ یوں کام آئے

ہوا کانگڑہ اس سے غارت سراسر | تباہ ہوگئے اور بھی شہر اکثر
مکانوں کے اندر مری گر کے دبکر | ستم ڈھا گیا یہ پہاڑوں کے اوپر

قیامت سماں اپنا دکھلا رہی تھی
زمیں بید کی طرح تھرا رہی تھی

[illegible] وہ گرجا [illegible] نہیں گرنا مکانوں کا گرنا
وہ دیواروں [illegible] وہ برجوں کا اور سائبانوں کا گرنا

تباہی کا عالم عجب اں برملا تھا

ahmadimuslim.de

خدا کا غضب تھا کہ یہ زلزلہ تھا

جو اندر تھے باہر وہ آنے نہ پائے　قدم بھر بھی آگے وہ جانے نہ پائے
وہ سوتے تھے انکو جگانے نہ پائے　مدد کو بھی اپنی بلانے نہ پائے

کھڑا جو جہاں تھا وہیں رہگیا وہ
پڑا جو جہاں تھا وہیں رہگیا وہ

مصیبت سے ہر شخص تھرا رہا ہے　جسے دیکھئے دکھ میں چلا رہا ہے
ستم پر ستم آسمان ڈھا رہا ہو　برا یہ زمانہ جواب آرہا ہے

نتیجہ یہ سب اپنے اعمال کا ہے
یہ انجام سب اپنے افعال کا ہے

(اردو اطلس)

علماء اہلحدیث سے ایک سوال

از سید معین الدین پھلواری

حدیث میں آیا ہے:-

مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

اب سائل صرف تحقیق کے لئے یہ پوچھتا ہے کہ ازروئے حدیث میں منہم سے کیا مراد ہے؟ آیا اس فعل کا مرتکب عنداللہ و ظاہراً اس قوم میں شمار کیا جائیگا؟ یقیناً اور نفس الامر میں وہ اسی کا ایک فرد ہو جائیگا؟ یعنی مثلاً ایک مسلمان کسی کافر کے جلسہ میں شریک ہوا یا انکی تائید کی۔ یا اپنی صورت ہمیشہ کافروں کی بنائے رہتا ہے یعنی ہندوؤں کی طرح قشقہ یا جنیو (جو اکثر ہندو اپنے گلوں میں حمائل شکل سے ڈالے رہتے ہیں) یا نصاریٰ کی سی بات ... کو دوش پر اختیار کئے رہتا ہے۔ تو وہ حقیقتاً دائرہ اسلام سے نکل گیا اور مسلمانیت سے خارج ہو گیا۔ یا صورۃً اور ظاہراً اسکو کافر یا نصاریٰ جیسا کہا گیا ... اگر وہ اور کسی مسلمان کے جلسوں میں یا ان جیسا لباس پہنکر ... اور ... کی محمدیت اسی کو پاتے ہیں ... اپنے ... کا فرد ہو جائیں اور کافر دیکھا کریں تو اپنے کفر پر ... فائدہ تہدید کا باطل ہوتا ہے کیونکہ تہدید سے یہ مقصود ہوتا ہے ... سے بچو اسی لئے عربی میں ایاک والاسد۔ ایاک والنار ... ہے۔ دیکھو دیکھو آگ ہے۔ بولتے ہیں اور اس سے مقصود شیر کے کاٹ کھانے اور آگ کے جلجانے سے بچانا ہوتا ہے نہ کہ شیر کی صورت اور آگ کے بھاپ سے بچانا۔ مانحن فیہ میں اگر صورتاً وہ کافر ہوا تو کیا نقصان دل تو مطمئن ہے اور نفس الامر میں تو وہ مسلمان ہے پھر یہ دھمکی کیسی!

ہمارے علماء مہربانی فرما کر جلد اسکا صحیح جواب دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

والسلام +

جواب } حکم دو قسم کے ہوتے ہیں ظاہری اور باطنی جنکو فقہا کی اصطلاح میں قضا اور فیما بینہ وبین اللہ کہتے ہیں یعنی ایک تو وہ حکم ہے جسکا نفاذ کرنا قاضی کا کام ہے اور ایک وہ حکم ہے جسکا نفاذ خدائے عالم الغیب کا کام ہے مثلاً ایک شخص ظاہری ارکان کی پابندی سے نماز پڑھتا ہے تو قاضی اس کے مسلمان ہونے کا حکم لگائیگا لیکن یہ حکم باطنی حکم کے توافق کو مستلزم نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ جس شخص کی بابت قاضی مسلمان ہونیکا حکم لگائے وہ عنداللہ بھی مسلمان ہی ہو یا جسکی صحت نماز کا حکم کیا جائے وہ فی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اس کی نماز صحیح ہو۔ بلکہ وہ حکم انکی اندرونی حالت پر مبنی ہے جسکو علام الغیوب ہی جانتا ہے۔ الغرض حکم دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی۔ پس جو شخص کافروں کی کسی ایسی مجلس میں شریک ہوگا جو بالکل انہیں سے مخصوص ہو ایسا کہ انکی شرکت کو بالکل انہیں معنوں سے سمجھا جائے جن معنے سے ان کفار کی شرکت ہے تو کچھ شک نہیں کہ قاضی کے حکم میں وہ انہیں میں سے ہوگا پھر اگر اسکا دل بھی اسی خیال پر ہو تو عنداللہ بھی وہ ویسا ہی ہے اور اگر اس خیال پر نہیں تو نہیں ان اللہ علیم بذات الصدور۔ اسی طرح اسکا عکس ہے لو کہ ایک کافر مسلمانوں کی مجلس مخصوصہ مثل جماعت صلوٰۃ وغیرہ میں بالکل اسی طرز سے شریک ہوگا کہ دیکھنے والا اسکو انہی مسلمانوں کا ایک فرد سمجھے تو کچھ شک نہیں کہ قاضی کے حکم میں وہ مسلمان ہے جبتک اس کے خلاف کو اسکی نقیض متحقق نہو۔ ماکم فی المنافقین فئتین والی آیت انہی معنوں کی تشریح کرتی ہے۔ پس حدیث موصوف کے معنے بالکل صاف ہیں کہ جس طریق سے شخص کسی قوم کا فرد بنے ایسا کہ دیکھنے والے انہیں میں کا معلوم ہو تو وہ عنداللہ انہی ادنیٰ میں کا ہے اور اگر اسکا دل موافق ہو تو عنداللہ بھی ویسا ہی ہے اور اگر نہ ہو تو عنداللہ بھی نہ ہوگا۔ پس جنیو پہننے والا یا نصاریٰ کی سی ظاہری وضع رکھنے والا اگر ایسی ... ہے جسکے سبب دیکھنے والا انکو انہیں میں کا ایک فرد جانتا ہو تو بیشک قاضی کے حکم میں وہ ایسا ہی ہوگا۔ پھر اگر اس کے دل میں بھی ایمان ہے تو علیم بذات الصدور سے ...

ahmadimuslim.de

... اگر دیگر علماء کرام کوئی اور جواب بھیج دیں۔ وہ بھی درج کیا جاویگا۔ انشاء اللہ +

فتوے

التماس

فتووں کے متعلق میں کئی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہوں کہ میں اپنی تحقیق ناقص اور علم قاصر پر اعتماد نہیں رکھتا۔ اسلئے جو صاحب کسی فتوے میں غلطی پاویں۔ خاکسار کو اطلاع کر دیا کریں۔ تاکہ دوبارہ غور ہو سکے۔ آج پھر اس التماس کو علماء کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ میں تو فتوے کے مضمون کو بند ہی کر دیتا مگر بہت سے احباب اس مضمون کے بحال رکھنے پر اصرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اسی مضمون کے لئے اخبار لیتے ہیں اور یہی دیکھا کرتے ہیں۔ اسلئے خاکسار مجبور ہے۔

ابو الوفاء

سوال نمبر ۴۳ - زید شادی شدہ اپنی بھاوج بیوہ ماموں زاد سے نکاح کا خواہاں تھا۔ زوجہ زید نے زید کے سامنے جو زید کی ماسی سے ذکر کیا کہ زید کے بھائی بکر نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہے جو امر مسلم اور مشہور ہے۔ تو زید کی ماسی نے کہا کہ زید نے فلاں موقعہ پر اپنی نانی کا دودھ پیا تھا۔ بلکہ غالباً یاد پڑتا ہے کہ زید کی ماسی نے بکر کے دودھ پینے کا انکار کیا یعنی خلاف واقع تھا۔ اور زید کو دودھ پینے کی تائید کی۔ چند روز بعد زوجہ زید کا انتقال ہو گیا۔ اور زید کی ماسی بھی مر گئی۔ زید کے بھائی خالد نے زید کو بیوہ مذکورہ سے نکاح کرنے کو کہا۔ زید نے اپنی ماسی کی بات خالد کو کہی۔ خالد نے زید کو کہا کہ یہ بات بالکل غلط ہے محض تمہاری زوجہ اور بکر کی زوجہ نے یہ بات مکر ماسی سے کہلائی ہے تاکہ تمہاری زوجہ کی سوکن نہ بنے۔ بکر کی زوجہ نے یہ بات میرے روبرو اور نیز میری زوجہ کے روبرو بیان کی کہ یہ ہماری ہی بناوٹ تھی۔ ایک دیگر ہمسایہ عورت نے بھی اس بناوٹ کا علم ہونا ظاہر کیا۔ جب زوجہ بکر سے دریافت ہوا تو اس نے کہا کہ زوجہ زید نے کہا تھا کہ ماسی یوں کہتی ہے مگر مجھ کو زوجہ زید کی بناوٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس رضاعت کی بابت صرف ایک عورت غیر مرضعہ کی شہادت ہے جیسا حال مذکور ہوا۔ اصل حال تو جناب باری تعالیٰ کو معلوم ہے پس ایسی حالت میں زید بیوہ مذکورہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(گل محمد ملازم مدرسہ احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور)

جواب نمبر ۴۳ - فتوے سے کر سکتا ہے تقوٰی سے نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت کی خدمت میں آ کر عرض کیا۔ کہ حضرت ایک بڑھیا عورت کہتی ہے کہ میں نے تم دونو[ں میاں] بیوی کو دودھ پلایا ہے مگر نہ تو اسے کوئی جانتا ہے نہ کسی کو خبر ہے۔ تو کیا میں اپنی بیوی کو رکھوں یا چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا کیف وقد قیل یعنی جب یہ بات کہی گئی ہے تو کیسے رکھتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں شبہ بھی پڑ جائے وہاں بھی چھوڑ دینا بہتر ہے لیکن شرعی طور پر ثبوت نہیں۔ ہاں پرہیزگاری ہے۔ حرام نہیں۔ امام بخاری اس حدیث کو اتقاء الشبہات میں لائے ہیں۔

سوال نمبر ۴۴ - عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا یا نہیں؟ اگر آپ کا انتقال نہیں ہوا تو قرب قیامت جو نازل ہونا سنا جاتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط؟ اگر صحیح ہے تو عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے یا اپنی شریعت بموجب انجیل پھیلائیں گے؟ اگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے تو انکا پیغمبری کا درجہ رہیگا یا نہیں؟ اور میدان حشر میں کس درجہ میں ہونگے؟ کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو امتی ہوئے پیغمبری کا درجہ نہ رہا اگر پیغمبری کا درجہ رہا تو خاتم النبیین ہونے میں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام و شک پڑتا ہے۔ مہربانی فرما کر عقلی و نقلی جواب دیں۔

(حافظ محمد صادق از دہلی - خریدار اہلحدیث)

جواب نمبر ۴۴ - قرآن و حدیث کے ظاہری معانی سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں چنانچہ ارشاد ہے وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا یعنی کافروں نے حضرت مسیح کو ہرگز قتل نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے اسے اٹھا لیا اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔" یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ جتلا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا رفع کسی ایسی طرح کا ہوا ہے کہ لوگوں کی نظروں اور خیالوں میں مستبعد اور خلاف قانون قدرت ہے جیسے کئی فارت مرزا ... ان اور آن کے فیضیاب مرنا سمجھا قادیان کہتے ہیں اسی لئے عزیزاً حکیماً کا لفظ لگایا گیا ہے۔ ورنہ اگر رفع بالموت ہوتا تو کیا مستبعد تھا۔ یہ تو عموماً ہر ایک صالح اور غیر صالح انسان کو پیش آتا ہے پھر اس اشتباہ کو رفع کرنے کو عزیزاً حکیماً کیوں فرمایا۔ پس حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور قریب قیامت تشریف لائیں گے اور اسلامی شریعت ... بلیسو کہ حضرت ... آخر ... ہارون حضرت موسیٰ علیہم السلام کے تابع تھے باوجود ... نبی تھا۔ کوئی نبی اگر کسی نبی کا تابع ہو تو نبوت ... یہ ... نادانوں کے خیالات ہیں۔ کیا جتنے نبی آئے ... ان سب ... اور شریعت الگ لائے ہیں؟ پس حضرت عیسیٰ اپنی ...

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس مرزا صاحب قادیانی کو موت کے الہام نے ایسا مجبور کیا کہ آپ نے آخری وصیت بھی شائع کردی ہے (مفصل آئندہ)۔

کہا جاتا ہے نیشنل کانگرس بنارس اب کی دفعہ بہت کامیابی سے ہوئی۔

علی گڑھ کانفرنس کی تجویزات میں ایک تجویز اشاعت قرآن کی تھی۔ نہیں معلوم اسکا کیا حشر ہوا۔ تعجب ہے علی گڑھ کا آرگن وکیل بھی اس سے خاموش ہے حالانکہ دیندار پبلک کی آنکھیں ایسی تجویز پر لگ رہی ہیں۔

قادیانی کرشن جی کو تازہ الہام ہوا ہے:- اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ (واہ واہ! کیا اچھا الہام ہے)

حضور ولیعہد بہادر نے بذریعہ تار انجمن تائید الاسلام بنارس کا شکریہ ادا کیا۔

دار السلطنت روس کے مزدوروں نے اپنی کونسل میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ عام ہڑتال ملتوی کرکے عام بغاوت کریں۔ اور تشدد کی حکومت قائم کر دیں۔ گورنمنٹ نے اس کے برخلاف اعلان شائع کیا ہے کہ عام بغاوت کی تیاریاں نہایت سختی اور جبر کے ساتھ دبا دی جائینگی۔

ہفتہ کے دن گولہ باری سے جو نقصان ماسکو (روس) میں ہوا ہے اس کا تخمینہ کئی کروڑ روبل کیا جاتا ہے۔ باشندوں کو حکام نے پہلے ہی مطلع کر دیا تھا اس لئے وہ گولہ باری سے پیشتر ہی اس حصہ شہر کو خالی کر گئے تھے۔

سلطان المعظم کا فرمان [illegible] ہے کہ جندرمی والوں کی تنخواہوں میں دس فیصدی اضافہ کیا جائے مگر جو لوگ کہ قدیم دولت میں کسی صدمہ سے بیکار ہو کر خانہ نشین ہو گئے ہیں انکے وظائف ۲۵ فیصدی بڑھا دئے جائیں گے۔

محکمہ فوجی کی وزارت سے حکم صادر ہوا ہے کہ پانچ سو آدمی کو کہ تین ہزار ریلوے لائن پر کام کرنے کیلئے روانہ کئے جائیں۔ یہ لوگ مٹی کے کام میں شریک کئے جاتے ہیں۔

ہندوستانی حاجیوں کی امسال زیادہ تعداد ہوگی۔ اسلئے حکومت نے انکی جانب خاص توجہ رکھنے کا حکم صادر کیا ہے۔

ایشیاٹک کے اس قدر تفصیلی حالات درج ہیں جو جلالتمآب سلطان المعظم کی [illegible] جامع حمیدیہ [illegible]

ہوا ہے کہ اس گولہ کے اڑانے کیلئے ستر ہزار پونڈ صرف کئے گئے تھے۔ اسلئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی بڑی رقم کہاں سے ملی؟ بیشک یہ کوئی معمہ ہے جو اس پردہ زنگاری میں ہے۔

فرانس کے بنکوں میں دستور ہے کہ جب کوئی مشتبہ شخص روپیہ لینے جاتا ہے تو اسکی تصویر وہاں چھپ جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص جعلسازی سے روپیہ وصول کرلے تو فوراً اسکا فوٹو بطور حلیہ شائع کر دیتے ہیں جسکے ذریعہ وہ با آسانی گرفتار کیا جا سکتا ہے لیکن دھوکہ باز اصحاب بھی ایسے باکمال ہوتے ہیں کہ وہ وہاں بھیس بدل کر جاتے اور روپیہ اڑا لیتے ہیں۔ حال میں ایک عیار نے بہروپ بدلکر زر کثیر حاصل کر لیا۔ فوٹو کے ذریعہ سے ایک اور بھلا مانس پکڑا ہوا ہے جسکی شباہت تصویر سے ملتی جلتی ہو (کرے کوئی بھرے کوئی)۔

اجمیر میں ایک خونخوار بندر وارد ہے جو نئی بازار اور کرکا چوک میں گشت کر رہا ہے کئی آدمی اس نے جان سے مار ڈالے کئی زخمی کئے۔ آخر پولیس کے قابو آیا۔

ہندو یونیورسٹی کے لئے بنارس کے آنریبل منشی مادھولال نے ۳ لاکھ روپیہ اور دو ہندوؤں کہ جنہوں نے اپنے نام ظاہر نہیں کئے تین تین لاکھ روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ شاباش! (اسلامی یونیورسٹی کے حامیو! کہاں ہو!)

اس یونیورسٹی میں ہندوؤں کے علاوہ مسلمان اور عیسائی سب لوگوں کو تعلیم دیجائیگی۔ (مگر تبعاً اور طفیل)

ہندو یونیورسٹی کے قائم کرنیکی غرض یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو صرف ولایتی پوشاک ہی کا دلدادہ نہ بنایا جائے بلکہ تعلیم کے طریقہ اور انکے خیالات بھی سودیشی کے رنگ میں رنگے جائیں گے۔ (محب الوطن از ملک سلیمان خوشتر)

بنارس کے نواح میں دن دہاڑے ایک شیر چلا آیا اور تین چار آدمیوں کو زخمی کر دیا (آخر مارا گیا)۔

روس نے فرانس میں ۳۲ ملین پونڈ قرض لینا چاہا۔ مگر وزیر اعظم فرانس نے گورنمنٹ روس کو یہ اطلاع دی ہے کہ روس کی پولیٹکل حالت آجکل اچھی نہیں ہے اسلئے فرانس کے مہاجن اسوقت قرض نہیں دے سکتے۔ (خدا کی شان! یہی روس ہے جو سلطنت عثمانیہ روم کو مرد بیمار کہا کرتا ہے تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ)

یورپ کی سلطنت ناروے نے اس بات کی اجازت دیدی ہے کہ امسال سے عورتیں عدالت اور کچہریوں میں ججی کی کرسی پر بیٹھکر مقدمات میں فیصلے دے سکتی ہیں اور وکالت بھی کر سکتی ہیں۔

سودیشی تحریک کے باعث بنگالیوں کی بڑی بے اعتنائی ہو گئی ہے [illegible] جا بجا [illegible] پولیٹکل جلسے [illegible] پولیس [illegible]

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کی ادویات

برقی سٹ — اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سستی کا بالکل خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت صرف تین روپیہ +

مومیائی — یہ دوائی ابتدائی سل دق۔ دماغی و دلی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے سے ہوئی درد کی ٹوٹی ہوئی ہڈی پر دردہ کو فوراً دور کرتی ہے۔ بچوں کو دو رتی کھلانے سے فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کی چھاتی چھوٹی ہو اور روز کام کی شکایت ہو ان کے لئے محافظ صحت ہے۔ قیمت فی چھٹانک جو قریباً ۲ ماہ کے لئے کافی ہے صرف ایک روپیہ +

سرمہ مقوی البصر — آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے خارش۔ دھند۔ جریان آب وغیرہ امراض کو زائل کر کے نظر کو تقویت دیتا ہے قیمت فی تولہ عہ

فاسفرس کمپونڈ پلز — یہ گولیاں ولایت کے شاہی خاندان کے دواساز کی تیار کردہ ہیں انہیں فاسفورس۔ ڈامیانہ۔ کوکا۔ فولاد وغیرہ وغیرہ تمام مقوی اور بیش بہا اجزاء موجود ہیں۔ سرعت جریان اور نامردی کے دور کرنے میں اکسیر ہیں۔ قیمت فی شیشی ۲۴ گولیاں ایک روپیہ +

جوہر دافع آتشک — تازہ آتشک ایک اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت صرف دو روپے +

تلی کی مجرب دوائی قیمت عہ

دائم قبض کی دوائی قیمت ۲۰ گولیاں عہ

کشتہ فولاد قیمت فی تولہ عہ

کشتہ قلعی قیمت فی تولہ عہ

مستورات کا حیض جاری کی مجرب دوائی قیمت ۲۰ خوراک عہ

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

ترکیب استعمال کا پرچہ ادویات کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے

المشتہر

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ بھنگیاں

مجرب دوائیں

عرق ماء اللحم انگوری و آتشہ — یہ عرق ایسی بیش بہا ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں مصفی خون۔ مقوی معدہ۔ مزیل نامردی و ضعف باہ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہے۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا حسن بدن اور مفرح القلب بھی ہے مگر اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت نصف بوتل عہ۔ پوری بوتل۔ تین بوتل۔ تین سے زیادہ خریدار کو ۔۔۔ فی بوتل۔

طلا — جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں و بداعتدالیوں کے سبب شادی کرنے سے گھبراتے ہیں اور عورت کا سامنا خیال کرتے ہیں۔ اس اکسیر طلا کی استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اگر ہمراہ ہماری لائف پلز (محبوب حیات) کی استعمال سے اندرونی اعصابی نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی سے

جوارش ہاضمہ — اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو ہماری ایک شیشی نوش فرماویں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہیں گے۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس ۸ء

لائف پلز محبوب حیات — اگر آپ کو کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو انکو اپنی جیبوں میں رکھیں۔ لائف پلز کے تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ روز میں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ رعشہ۔ قلت منی۔ سلسل البول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کو دافع بے بدل دوا ہے۔ قیمت فی بکس جس میں ۴۸ گولیاں (عہ)

جوہر مصفی خون — فساد خون۔ تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر۔ پھنسی۔ پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے ۔۔۔ کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات مطلق ۔۔۔ قیمت فی شیشی

۔۔۔ نا — اسکی ایک ایک سلائی آنکھ کیمیائی اثر ۔۔۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل ۔۔۔ استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ۔۔۔ سنگھ

ایک بڑھیا از مولانا ابو الوفا ثناء اللہ مولوی فاضل امرتسری نے اپنے مطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپکر شائع کیا

ahmadimuslim.de

دستی خط یا ڈاک کی نہ کے اسکو اطلاع دیا کریں - چند خاکروب اور کچھ سقے مناسب تعداد میں اُس کے ماتحت اُس کے دفتر میں موجود ہیں اور شکایت پہونچتے ہی فوراً صفائی کے لئے مدد بھیجی جائے - بعد ازاں اُس علاقہ کے علاصفائی کی رپورٹ ہیڈ آفس میں بھیجدے - جہاں سے مناسب حکم صادر ہو - اسکا نتیجہ تو صاف ہے کہ اہالی شہر کو آرام ملیگا - یہہ غضب نہ ہوگا کہ بدبو کے مارے تو دماغ بند ہو رہے ہیں اور تعفن تمام محلہ میں پھیل رہا ہے مگر کہیں تو کس کو؟ صفائی کے داروغہ تو کہیں صبح کے وقت بڑے بڑے بازاروں میں گشت لگا کر چلدئے - بھنگی مہتر پھر کسکو دکھائی دیتے ہیں؟

امید ہے کہ ہمارے ضلع کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر اور کمشنر بہادر اسپر ضرور توجہ کرینگے ممبران کمیٹی بھی اگر اپنے موقوفہ وعدوں کو جو الیکشن کے موقع پر کیا کرتے ہیں یاد رکھتے ہوں تو امید ہے اس تجویز کو بہت جلد پاس ہوتے ہم سنیں گے۔

اگر اس مجمل یاددہانی پر بھی ممبر صاحبان متوجہ نہ ہوئے تو پھر نام بنام انکی خدمت میں فریاد کر کے اعادہ الیکشن کے لئے مواد جمع کرینگے - انشاء اللہ

امید ہے کہ لوکل اخبارات بھی اسپر توجہ کرینگے۔

خاتونِ جنت

اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ انجمن رفیق الاسلام امرتسر نے شائع کیا ہے جس میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حالات طیبہ لکھے ہیں - اس رسالہ کی وجہ سے آجکل امرتسر میں ایک عجیب شورش مچ رہی ہے کیونکہ مصنف اسکا ایک سُنی مذہب ہے اور انجمن کے ممبر بھی سنی ہیں تاہم اس میں بعض واقعات ایسے لکھے گئے ہیں جنہیں نہ صرف یہی نقص ہے کہ صحابہ ثلاثہ خصوصاً حضرت عمر کی نسبت بدگمانی بڑھانے والے ہیں بلکہ یہی ہے کہ کسی معتبر کتاب میں پائے بھی نہیں جاتے اس لئے سنی پبلک انجمن کی اس کارروائی سے سخت کبیدہ خاطر ہے - مثلاً رسالہ مذکورہ کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے کہ حضرت عمر نے حضرت فاطمہ کو دھمکایا کہ تمہارے گھر میں خلافت کے برخلاف سازشیں ہوتی ہیں - اگر بند نہوئیں تو میں انہیں پھونک دونگا" نعوذ باللہ کیسی فضول بات ہے جو روایتاً و درایتاً کسی طرح صحیح نہیں - نہیں معلوم! مصنف تو تعلیم یافتہ جنٹلمین ہیں پھر ایسی بے سروپا باتیں انکو کیونکر پسند خاطر ہوئیں! شاید ناواقفی کی وجہ سے ہو۔

پھر صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ فاطمۃ الزہرا والد کے ترکہ نہ ملنے کی وجہ سے سخت غمگین رہتیں - آخرکار قبرستان میں ایک جھونپڑی بنالی جس کا نام بیت الحزن رکھا اسی میں رہتیں اور جب زیادہ دل گھبراتا تو روضۂ پاک پر جاکر اتنا روتیں کہ ہچکیاں بندھ جاتیں اور غشی بھی طاری ہوجاتی" استغفر اللہ یہ روایات نہ صرف غلط ہیں بلکہ خاندان نبوت کی سخت توہین ہے کہ وہ دنیاوی مال و اسباب کیلئے ایسے بیتاب ہوتے تھے جیسے کہ عموماً دنیادار ہوتے ہیں حالانکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فاطمۃ الزہرا اور تمام اہل بیت کو حدیث نبوی سنادی تھی کہ پیغمبروں کا مال تقسیم نہیں ہوا کرتا - جو نہ صرف سنیوں کی کتابوں میں مروی ہے بلکہ شیعوں کی مستند کتابوں میں بھی ہے - جسکی تفصیل ہمارے رسالہ اہلحدیث کا مذہب میں ہے اور مصنف موصوف خود بھی صفحہ ۴ پر لکھتا ہے کہ خلافت کیطرف سے اعلان شائع ہوا کہ قرآن کے مطابق رسول مقبول کا کوئی ترکہ نہیں پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ خاندان نبوت کو ترکہ نہ ملنے کی وجہ سے ایسا صدمہ ہوا ہو - بہرحال جہاں تک ہمیں معلوم کیا ہے اس رسالہ سے سُنی پبلک انجمن کیطرف سے سخت کبیدہ خاطر ہے انجمن کو چاہئے کہ بہت جلد اسکی تلافی کرے -

مصنف نے دیباچہ میں چند ایک علماء کا شکریہ کیا ہے کہ انہوں نے مجھے مدد دی ہے - گو یہ ہوسکتا ہے کہ یہ مدد کسی اور مضمون کے لئے ہو - تاہم سنی پبلک ان علماء پر بھی بدگمان ہو رہی ہے لیکن سنا جاتا ہے کہ یہ علماء صاف انکاری ہیں کہ ہمنے مصنف کو کوئی مشورہ نہیں دیا" بلکہ تردیدی اشتہار چھپنے کی خبر بھی سنی جاتی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کا خاتمہ

هر آنکه زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دهر مئی کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

اللہ اللہ! انسان بھی عجیب مختلف خیالات اور مختلف قوتوں کا مجموعہ ہے ایک وقت میں ایسا کمزور ہوتا ہے کہ ایک چیونٹی کی مدافعت پر بھی قدرت نہیں رکھتا - پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ زبان حال نہیں بلکہ قال سے کہنے لگجاتا ہے کہ ؎

آج میں وہ ہوں کہ رستم کو بھی گرا ڈالوں
پہاڑ ہوئے تو اک آن میں ہلا ڈالوں۔

آخر اپنے زعم فاسد اور بیجا غرور میں یہانتک ترقی کرجاتا ہے کہ اس کے

ahmadimuslim.de